خون کے کینسر کا کامیاب علاج ممکن ہے۔ڈاکٹر بشریٰ احسن، کنسلٹنٹ ہیماٹالوجسٹ، شوکت خانم ہسپتال۔

ہر سال 4 ستمبر کو خون کے کینسر کی ایک قسم لیوکیمیا سے آگاہی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔اس دن کی مناسبت سے شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اور ریسرچ سنٹر کی کنسلٹنٹ ہیماٹالوجسٹ، ڈاکٹر بشریٰ احسن نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لیوکیمیا، لمفوما اور مائلوما وغیرہ خون کے کینسر کی مختلف اقسام ہیں جن میں سے 4 ستمبر کا دن لیوکیمیا کے بارے میں آگاہی سے مخصوص کیا جاتا ہے۔خون کا کینسر درحقیقت بون میرو یعنی ہڈیوں کے گودے کا کینسر ہوتا ہے۔لیوکیمیا ایک ایسا خون کا کینسر ہے، جس میں خون میں موجود سفید خلیوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ سکتی ہے بلکہ خراب یا کینسرزدہ خلیے بھی بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کی بنیادی وجوہات میں خون کی کمی جیسا کہ اینیمیا، پلیٹ لیٹس اور خون کے سفید خلیوں کی مقدار میں کمی شامل ہیں۔اس کی وجہ سے جسم میں موجود بیماریوں کے خلاف قدرتی مدافعتی نظام کمزور پڑ جاتا ہے جس کے نتیجے میں مریض بار بار مختلف انفیکشن کا شکار ہو سکتا ہے۔ایکیوٹ لیکیمیا کی ہی ایک اور قسم ایکیوٹ لیمفوبلاسٹک لیوکیمیا زیادہ تر چھوٹے بچوں اور نوجوانوں میں پائی جاتی ہے، لیکن اس حوالے سے ایک خوش آئند بات یہ ہے کہ اس بیماری کا کامیاب علاج ممکن ہے۔ایکیوٹ لیوکیمیا کی دیگر اقسام جنہیں ایکیوٹ مائلائڈ یا کرونک لیوکیمیا کہا جاتا ہے بالغ مردوں اور عورتوں میں ایک ہی شرح کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

عام طور پر خون کے کینسر کی جلد تشخیص نہیں ہو پاتی اس کی ایک وجہ تو اس حوالے سے عوامی سطح پر آگاہی کی کمی ہے اور دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ خون کے عام ٹیسٹ کے ذریعے اس کی تشخیص ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اگر کسی مریض کے خون میں سفید خلیوں، پلیٹ لیٹس یا ہیموگلوبن کی مقدار میں خطرناک حد تک کمی نظر آئے تو اس کی بون میرو بائی آپسی کی جائے جس میں خون کے خلیوں کی مزید تفصیل کے ساتھ جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ جینیٹک اور مالیکیولر ٹیسٹ بھی خون کے کینسر کی تشخیص میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں اس مرض کی صورتحال کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈاکٹر بشریٰ نے کہا کہ ہمارے ملک میں بیس سے چالیس سال کی عمر کے افراد میں ایکیوٹ لیوکیمیا کی شرح تین سے چار فیصد تک ہے البتہ اس سے زائد عمر کے افراد کو بھی ایکیوٹ لیوکیمیا ہو سکتا ہے۔اگرچہ عام عوام میں اس بیماری کی وجوہات کا سو فیصد تعین نہیں کیا جا سکا لیکن کچھ ایسے عوامل اور حالات جیسا کہ تابکاری کے اثرات، کیموتھراپی، مضر صحت دھواں اور صنعتی طور پر استعمال ہونے والے مختلف کیمیکل اس کی وجوہات ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر بشریٰ نے بتایا کہ کینسر کی دیگر اقسام کی طرح شوکت خانم ہسپتال میں ایکیوٹ لیوکیمیا، لمفوما اور مائلوما وغیرہ کے علاج کی بھی مکمل اور جدید ترین سہولیات دستیاب ہیں۔اس مرض کے علاج کی مدت کینسر کی مخصوص قسم کے حساب سے چار ماہ سے نو ماہ تک طویل ہو سکتی ہے اور اکثر اس علاج کے بعد مریض صحت یاب ہو جاتے ہیں۔البتہ کچھ لیکوکیمیا ایسے ہوتے ہیں جن کا صرف کیموتھراپی سے علاج ممکن نہیں ہوتا چنانچہ ایسے مریضوں کا بون میرو ٹرانسپلانٹ کیا جاتا ہے۔مریض کو ضرورت ہو تو شوکت خانم ہسپتال میں بون میرو ٹرانسپلانٹ کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔بون میرو ٹرانسپلانٹ اس وقت ہی ممکن ہوتا ہے جب ہمارے پاس اس کا ڈونر موجود ہو اور اس حوالے سے بہترین ڈونر مریض کا بھائی یا بہن ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ خون کے کینسر سے بچاؤ کی کوئی خاص احتیاطی تدابیر نہیں بتائی جا سکتیں لیکن باقی بیماریوں کی طرح اس کینسر سے محفوظ رہنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ ایک صحت مند طرزِ زندگی اپنایا جائے۔ اور اگر کسی شخص کو خون کی کمی کی شکایت ہو تو اسے چاہیے کہ فوراً کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کرے تاکہ اس کی بہتر تشخیص اور علاج ممکن ہو سکے۔